رکھی جائیں۔ دوسرے لوگ سود کی وجہ سے اسے قابل اعتراض قرار دیتے ہیں۔ ہمارے لیے صحیح راستہ کیا ہے؟

۱۔ بنک کا ادا کردہ منافع سود ہی ہوتا ہے۔ اس کا مصرف مضطر فقرا اور مساکین ہوتے ہیں۔ جس عالم دین نے آپ کو یہ مسئلہ بتلایا ہے کہ اسے اپنے استعمال میں نہ لائیں اور بنک کے پاس بھی نہ رہنے دیں' انھوں نے صحیح مسئلہ بتلایا ہے۔ یہ بات حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ جس مال حرام کو اس کے اصل مالک کو واپس نہ کیا جاسکتا ہو اسے حالت اضطراری میں مبتلا فقرا اور مساکین میں صرف کیا جائے کہ وہی اس کا مصرف ہیں۔ اکثر علما کا یہی مسلک ہے۔

۲۔ مسجد فنڈ آپ بنک میں رکھ سکتے ہیں۔ کرنٹ اکاؤنٹ میں سود نہیں لگتا لہٰذا آپ کرنٹ اکاؤنٹ میں رقم رکھ دیں۔ اس میں سے زکوٰۃ بھی نہیں کاٹی جاتی۔ بنک میں بطور امانت رکھی ہوئی رقم پر اگر سود لگ جائے تو بنک سے لے کر مفلوک الحال مسلمانوں کو دے دیا جائے۔ بوسنیا اور کشمیر کے مجاہدین اور مہاجرین پر خصوصی توجہ دی جائے۔ (عبدالمالک)

درود میں آل کا لفظ

رسول اللہ ؐ پر درود پڑھنے میں آل کو شامل نہ کرنے پر کچھ لوگ معترض ہوتے ہیں۔ صحیح صورت کیا ہے؟

قرآن پاک میں اہل ایمان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام بھیجنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس حکم میں آل کو آپ ؐ کے ساتھ شامل نہیں کیا گیا۔ مثلاً اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔ قرآن پاک کی اس آیت میں آل کا ذکر نہیں ہے۔ اسی طرح اکثر احادیث میں بھی صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام بھیجنے کا حکم ہے۔ آپ ؐ نے فرمایا: "رغم انف رجل ذکرت عندہ فلم یصل علی" یعنی ذلیل ہو وہ آدمی جس کے سامنے میرا ذکر آئے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے (ترمذی شریف)۔

اسی طرح آپ ؐ کا ارشاد ہے: "البخیل من ذکرت عندہ فلم یصل علی" جس کے سامنے میرا ذکر آئے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے وہی درحقیقت بخیل ہے (ترمذی شریف)۔

بعض احادیث میں آپ کے بالتبع آل کو بھی صلوٰۃ و سلام میں شریک کرنے کی ترغیب آئی ہے۔ قرآن پاک اور احادیث کے مجموعے پر نظر رکھتے ہوئے علما نے جو فیصلے دیے ہیں ان کی رو سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک آنے پر آپ پر صلوٰۃ و سلام بھیجنا تو ضروری ہے اور آل کو آپ کے بالتبع اس میں شریک کرنا جائز اور مستحب ہے' ضروری نہیں ہے۔ اس لیے صلی اللہ علیہ وسلم اور صلی اللہ

علیہ و آلہ وسلم دونوں طرح پڑھنا اور لکھنا جائز ہے (عبد المالک) ۔

مختلف مسلک کے امام کے پیچھے نماز

ہمارے ہاں دو مساجد ہیں: ایک بریلوی حضرات کی ' اور دوسری دیوبندی حضرات کی ہے ۔ ہمارے مولوی صاحب شرک و بدعت اور بریلوی حضرات کے کٹر مخالف ہیں ۔ میں جماعتی تربیت کے زیر اثر اپنے ہم مسلک لوگوں کے برخلاف ' بریلوی امام کے پیچھے عام نماز اور نماز جنازہ پڑھ لیتا ہوں ۔ میرا یہ عمل میرے ہم مسلک ساتھیوں کو برا لگتا ہے ۔ کل نماز جمعہ کے خطبہ میں ہمارے مولوی صاحب نے صاف صاف کہہ دیا کہ بریلوی مشرک ہیں اور کسی طور پر بھی ان کے پیچھے نماز نہیں ہوتی بلکہ مقتدی پر الٹا گناہ ہوتا ہے ۔ ہمارے مولوی صاحب جانتے ہیں کہ میں جماعت اسلامی کا آدمی ہوں ۔ وہ قبل ازیں دبے الفاظ میں مجھ سے بریلوی حضرات سے مکمل اجتناب کا کہتے رہے ہیں ۔ اور میں ان سے یہ عرض کرتا ہوں کہ یہ مسلمان ہیں ۔ اگر ان کے کچھ عقاید خراب ہیں تو نماز پڑھ لینے میں کوئی مضایقہ نہیں ۔ نماز ان کے پیچھے ہو جاتی ہے ۔ مگر وہ فرماتے ہیں کہ یہ مشرک ہیں ' ان سے تعلق داری بھی ناجائز اور ممنوع ہے ۔ انھوں نے مولانا رشید احمد گنگوہی کا وہ فتویٰ بھی سنایا ہے کہ بریلوی حضرات کا مسلک مشرکانہ ہے لہٰذا ان کے پیچھے نماز پڑھنا حرام ہے ۔ اب ان کے فتویٰ نما انتباہ کے پیش نظر آپ سے رجوع کر رہا ہوں کہ اندریں حالات مجھے کیا کرنا چاہیے؟

گرامی نامہ پڑھا ۔ خوشی ہوئی کہ آپ جمہور امت کے فیصلہ پر عمل پیرا ہیں ۔ پاکستان اور ہندوستان کے محققین جمہور علمائے اہل سنت (دیوبندی ' اہل حدیث اور بریلوی) ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھنے کے قائل ہیں ۔ یہی مسلک مفتیٰ بہ ہے ۔ جماعت اسلامی پاکستان اسی راہ اعتدال پر قائم ہے اور اسی کی داعی ہے ۔ آپ اسی موقف پر قائم رہیے ۔ عامتہ المسلمین اسی نظریے کو درست سمجھتے ہیں ۔ بریلوی علما توحید و سنت کی جو تشریح کرتے ہیں ' ان میں سے بعض ہماری رائے میں بھی سلف صالحین کی تعبیر و تشریح سے مطابقت نہیں رکھتیں ' لیکن اس کی وجہ سے ان کی تکفیر نہیں کی گئی ۔ بلاوجہ غصے میں آکر ایک محدود دائرہ میں بند ہو کر فتویٰ بازی کا کچھ بھی حاصل نہیں ہے ۔ مثبت انداز میں توحید و سنت کی اشاعت کیجیے ۔ بریلوی علما کی بعض تشریح سے علمی اختلاف کے باوجود ان پر طعن و تشنیع ' الزام تراشی ' تحقیر و تذلیل کی اجازت نہیں دی جا سکتی ' کہ تمام مکاتب فکر کے حق پسند علما کا یہی نظریہ ہے ۔ آپ فریقین سے حسب سابق دوستانہ روابط رکھیں اور انھیں ایک دوسرے کے قریب کرنے کی کوشش کرتے رہیں ۔ اصلاح ذات البین بہت بڑی نیکی ہے ' بلکہ اس وقت نیکیوں میں سرفہرست ہے ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائیں (عبد المالک) ۔